بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم چہارشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۱۹ وفا ۱۳۴۶ھش ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ ۱۹ جولائی ۱۹۶۷ء	نمبر ۱۵۸

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دنیا کی محبّت ساری خطا کاریوں کی جڑ ہے

اس میں اندھا ہو کر انسان انسانیت سے نکل جاتا ہے

"دنیا کی زیب، دنیا کی محبت ساری خطا کاریوں کی جڑ ہے۔ اس میں اندھا ہو کر انسان انسانیت سے نکل جاتا ہے اور نہیں سمجھتا کہ مَیں کیا کر رہا ہوں اور مجھے کیا کرنا چاہئیے تھا۔ جس حالت میں عقلمند انسان کسی کے دھوکا میں نہیں آسکتا تو اللہ تعالےٰ کیونکر کسی کے دھوکہ میں آسکتا ہے۔ مگر ایسے افعال بد کی جڑ دنیا کی محبت ہے اور سب سے بڑا گناہ جس نے اس وقت مسلمانوں کو تباہ حال کر رکھا ہے اور جس میں وہ مبتلا ہیں وہ یہی دنیا کی محبت ہے۔ سوتے جاگتے، اٹھتے، بیٹھتے، چلتے، پھرتے ہر وقت لوگ اسی غم و ہم میں پھنسے ہوئے ہیں اور اس وقت کا لحاظ اور خیال بھی نہیں کہ جب قبر میں رکھے جاویں گے۔ ایسے لوگ اگر اللہ تعالےٰ سے ڈرتے اور دین کیلئے ذرا بھی ہم و غم رکھتے تو بہت کچھ فائدہ اٹھا لیتے۔" (ملفوظات جلد ہشتم ص ۳۵۵/۳۵۶)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ ہالینڈ کا کامیاب دورہ کرنے کے بعد ہیگ سے بخیریت ہمبرگ پہنچ گئے

حضور کا سفرِ یورپ بحمد اللہ وہاں دینِ حق کے غیر معمولی چرچہ کا باعث ہوا ہے

احباب حضور ایدہ اللہ کے سفر کی کامیابی اور بابرکت ہونے کیلئے خصوصی دعائیں جاری رکھیں

ہمبورگ سے مکرم چوہدری محمد علی صاحب اپنے تار مرسلہ ۱۶ جولائی کے ذریعہ اطلاع دیتے ہیں کہ حضور خدا کے فضل سے ہیگ سے بخیریت ہمبورگ (مغربی جرمنی) پہنچ گئے ہیں۔

ہیگ سے بھی مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب نے تار دیا ہے کہ ہالینڈ میں حضور کا دورہ نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہو گیا ہے۔ حضور کے اعزاز میں جو استقبالیہ دیا گیا۔ اس میں کثرت سے معززین نے شرکت کی۔ ہفتہ کی شام کو جماعت احمدیہ ہالینڈ کو حضور کی معیت میں کھانا تناول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

خاکسار کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کا زیورک سے تحریر کردہ جو مکتوب ملا ہے اس میں حضور نے خواہش کی ہے کہ دوستوں کو دعا کے لئے تاکید کر دی جائے۔ اور فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے غیر معمولی طور پر دینِ حق کا یہاں چرچا ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کے احسن نتائج پیدا فرمائے اور اہل یورپ کو ہماری زندگیوں میں حلقہ بگوش اسلام کرے آمین۔

امید ہے تمام احباب حضور کے سفر کی کامیابی اور بابرکت ہونے کے لئے دعائیں جاری رکھیں گے۔ (خاکسار رشید احمد قائم مقام وکیل اعلیٰ)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۱۸ جولائی۔ آج بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مجلس تلقین عمل میں محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب "وضو کے تمام مسائل" بیان فرمائیں گے۔ کل محترم حافظ عبد السلام صاحب وکیل المال تحریکِ جدید کی تقریر ہوگی۔ آپ کی تقریر کا موضوع ہے "خلیفۂ وقت سے وابستگی"۔

○ کل مورخہ ۱۷ جولائی سے محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے مسجد مبارک میں درس الحدیث شروع کر دیا ہے۔ آپ روزانہ نماز عصر کے بعد ایک حدیث کا درس دیتے ہیں۔ مقامی احباب روزانہ درس الحدیث اور مجلس تلقین عمل میں شریک ہو کر مستفیض ہوں۔

○ ربوہ ۱۸ جولائی۔ محترم صاحبزادہ ابو الحسن صاحب قدسی تحریر فرماتے ہیں:-
"میرا بڑا لڑکا فہیم احمد امسال گارڈن کالج راولپنڈی کی طرف سے ایم۔ اے انگلش کا امتحان دے رہا ہے۔ نیز میرا چھوٹا لڑکا مودود احمد بیمار ہے اور حیدر آباد میں زیر علاج ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت سے ان ہر دو عزیزوں کے لئے دردمندانہ دعا کی اپیل کرتا ہوں"۔

○ میرے والد محترم راجہ غلام مصطفےٰ صاحب امیر جماعت احمدیہ نغیرہ کھاریاں ایک ماہ سے بعارضہ اسہال بیمار ہیں۔ دن بدن صحت کمزور ہو رہی ہے۔ تمام احمدی دوستوں سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل سے والد صاحب کو صحت عطا فرمائے آمین
(راجہ خلیل احمد نغیرہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات)

○ مکرم ملک عبد اللطیف صاحب زعیم انصار اللہ سنت نگر لاہور نے اطلاع دی ہے کہ رسید بک ۳۹۶ جس کی رسید ۱ سے رسید ۴۹ تک کی رسیدیں مستعملہ ہیں ان سے گم ہو گئی ہے۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا تمام اراکین انصار اللہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ آئندہ اس رسید بک پر کسی کو چندہ نہ دیں۔ بصورت دیگر مرکز اس رسید بک پر ادا شدہ چندہ کا ذمہ وار نہ ہوگا۔ جَزَاكُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔ (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

شاہد کلاس کے طلباء کیلئے ضروری اطلاع

جامعہ احمدیہ کی شاہد کلاس کے طلباء کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ ان کا فائنل امتحان ۲۶ اگست ۱۹۶۷ء کو شروع ہونا ہے۔ تمام طلباء وقت پر ربوہ پہنچ جائیں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۶۷ء

ارتداد کی سزا

(۸)

مودودی صاحب کی غلط فہمی اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے مذہب کی دو خیالی قسمیں خود ہی گھڑ لی ہیں۔ یعنی ایک وہ مذہب جس کا صرف مابعد الطبیعات سے ہی تعلق ہے۔ اس کو طبیعاتی زندگی سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا اور دوسرا وہ مذہب جو مابعد الطبیعات اور طبیعات دونوں پر مسلط ہوتا ہے۔ حالانکہ دنیا میں کوئی بھی ایسا مذہب آج تک نہیں ہوا جو اس خود ساختہ تقسیم کی قسم اول میں آتا ہے۔ مودودی صاحب ایسی کوئی مثال پیش نہیں کر سکتے کہ کوئی ایسا مذہب ہوا ہو جو اس دنیوی زندگی پر اثر انداز نہ ہوا ہو۔ اور جو اس زندگی کے معاملات پر اصول نہ دیتا ہو۔ تاریخ مذاہب کا مطالعہ کر کے دیکھ لیجئے تمام مذاہب جو اس دنیا میں ظہور پذیر ہوئے ہیں۔ وہ جہاں اخروی نجات کے لئے لائحہ عمل دیتے ہیں۔ اس دنیوی زندگی کے متعلق اصول بھی پیش کرتے ہیں۔ قرآن کریم کی زبان میں

يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُونَ۔

یعنی جو غیب پر ایمان لاتے۔ نماز قائم کرتے اور جو رزق ہم نے ان کو دیا ہے اس کو خرچ کرتے ہیں۔

اس غلط فہمی کی وجہ یہ ہے کہ ہر مذہب میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہے ہیں جو زندگی کے ان دونوں پہلوؤں میں سے کسی ایک پر زور دیتے رہے ہیں۔ مثلاً جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے رہبانیت کا حکم نہیں دیا تھا۔ عیسائیوں نے اس کو خود ایجاد کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ۭ وَرَهْبَانِيَّةَۨ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَاۗءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ۔ (الحدید آیت ۲۸)

ترجمہ۔ پھر ہم نے ان کے (یعنی اولاد نوح و ابراہیم کے) بعد اپنے رسول ان کے نقش قدم پر چلا کر بھیجے۔ اور عیسےٰ ابن مریم کو بھی ان کے نقش قدم پر چلایا اور اس کو انجیل بخشی۔ جو اس کے متبع ہوئے ہم نے ان کے دل میں رافت اور رحمت پیدا کی۔ اور انہوں نے کنوارا رہنے کا طریق اختیار کیا۔ جسے انہوں نے خود اختیار کیا تھا۔ ہم نے یہ حکم ان پر فرض نہیں کیا تھا۔ (گو) انہوں نے اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ طریق اختیار کیا تھا مگر اس کا پورا لحاظ نہ رکھا۔ پس ان میں سے جو مومن تھے ان کو ہم نے مناسب حال اجر بخشا اور ان میں سے بہت سے فاسق تھے

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ دو قسم کے مذاہب نہیں ہوتے بلکہ ایک ہی مذہب کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ مابعد الطبیعاتی اور طبیعاتی لوگ ایک یا دوسرے پہلو میں غلو کر جاتے ہیں اور مذہب نے جو اعتدال کے حدود رکھے ہوتے ہیں ان سے تجاوز کر جاتے ہیں۔ مثلاً خود مودودی صاحب طبیعات پر زور دیتے ہیں۔ اپنے سیاسی اسلام میں مابعد الطبیعات زندگی کو قطعاً نظر انداز کر رہے ہیں۔ تاہم یہ بات بھی مودودی صاحب کی سراسر غلط ہے کہ جو مذاہب روحانی پہلو میں غلو کر جاتے ہیں وہ اس زندگی پر اثر انداز نہیں ہوتے۔ چنانچہ عیسائیت کو ہی دیکھ لیجئے کہ رہبانیت کو چھوڑ کر بھی وہ یورپ کی معاشرت پر اثر انداز رہی ہے۔ اخلاق۔ طرز زندگی اور طرز بود و باش الغرض زندگی کا ہر پہلو اس سے متاثر ہوا ہے۔ اسی طرح ہندو ازم کو دیکھئے جینزم۔ بدھ ازم کو لیجئے سب مذاہب دنیوی زندگی میں اپنا نمائی کے اصول رکھتے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ اکثر مذاہب کے ماننے والے پیروؤں نے ایسے ادارے قائم کئے ہوں جو انسان کو غلو کے راستہ پر گامزن کر دیتے ہیں۔ اس لئے مودودی صاحب کی تقسیم مذاہب خود ساختہ ہے اس کو حقیقت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ البتہ بعض مذاہب کے پیرودں نے اپنی طرف سے رہبانیت کے ایسے اصول اس میں داخل کر دئیے ہوں تو وہ اور بات ہے۔

اس غلط خود ساختہ تقسیم مذاہب کی بنیاد پر مودودی صاحب نے ایک سراسر بے بنیاد منطق کا محل تیار کرنے کی کوشش کی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جیسا کہ ہم نے سورۃ بقرہ کی پہلی آیات سے واضح کیا ہے۔ اسلام نے مذہب کے دونوں پہلوؤں کو معتدل طریق سے بیان کر دیا ہے۔ اور تمام قرآن میں اس بات کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ کہ دونوں پہلو پیش نظر رہیں۔ چنانچہ جہاں جہاں بھی ایمان لانے کا ذکر ہے وہیں اعمال صالحہ کا بھی ذکر کر دیا ہے۔

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

کی تکرار بار بار بیان کی گئی ہے تاکہ لوگ پہلے اہل مذاہب کی طرح کسی ایک پہلو میں غلو نہ کر دیں۔ اس لئے یہ کہنا کہ اسلام ہی ایک ایسا دین ہے جس نے تمدن انسانی اور معاشرت کے متعلق اصول دئیے ہیں صحیح نہیں ہے۔ اسلام چونکہ مذہب الٰہیہ کی آخری اور کامل صورت ہے۔ اس لئے ہمیں اس بات کو جو مذہب کے دونوں مابعد الطبیعاتی اور طبیعاتی پہلوؤں سے تعلق رکھتی ہے واضح کر دیا گیا ہے۔ (باقی)

حدیث النبی

صبح اور عشاء کی نماز کا ثواب

(۱)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ صَلٰوةٌ اَثْقَلَ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِیْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔

ترجمہ۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی نماز منافقوں پر فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ گراں نہیں ہے۔ اگر وہ جان لیں کہ ان دونوں میں کیا ثواب ہے تو ضرور ان میں آئیں اگرچہ گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑے)

(۲)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَدَا اِلَی الْمَسْجِدِ وَرَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهٗ نُزُلَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ۔

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص صبح و شام مسجد میں جاتے اللہ تعالیٰ جنت سے اس کی مہمانی کرے گا جس قدر کہ وہ گیا ہے۔

(بخاری باب بدء الاذان)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا سفرِ یورپ

• فرینکفورٹ میں حضور کی مصروفیات • شہر کے معززین سے ملاقاتیں • تین افراد کا قبولِ اسلام

• استقبالیہ میں حضور کی شرکت • عیسائیوں کو دعوتِ مقابلہ • اخبارات میں حضور کی آمد کا ذکر

(۲)

(مرتبہ:۔ مکرم قاضی نعیم الدین احمد صاحب ۔ وکالتِ تبشیر ربوہ)

پروگرام کے مطابق آٹھ اور نو جولائی کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قیام فرینکفورٹ میں رہا۔ فرینکفورٹ مغربی جرمنی کا ایک مشہور شہر ہے اور آبادی کے لحاظ سے جرمنی کا چھٹا بڑا شہر ہے۔ جرمنی کا سب سے بڑا بین الاقوامی ہوائی اڈہ بھی فرینکفورٹ ہی ہے۔

جرمنی میں ہمارا مشن باقاعدہ طور پر ۱۹۴۹ء میں قائم ہوا۔ ۱۹۵۷ء میں ہمبرگ کے مقام پر مسجد بھی تعمیر ہو گئی جس سے پانچ وقت خدا کی توحید اور اسلام کی منادی ہوتی ہے۔ ۱۹۵۹ء میں فرینکفورٹ میں بھی باقاعدہ مشن اور مسجد تعمیر کی گئی۔ اس وقت جرمنی میں ہمارے تین مشن ہمبرگ۔ فرینکفورٹ اور نیورمبرگ میں موجود ہیں۔ ہمبرگ میں مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب مبلغ انچارج اور بشیر احمد صاحب شمس تبلیغ کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ فرینکفورٹ میں مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری مقیم ہیں اور نیورمبرگ میں ہمارے جرمن بھائی مکرم ع بیوفر صاحب مصروفِ عمل ہیں۔

فرینکفورٹ کی مسجد اور مشن ہاؤس نہایت پُرفضا جگہ میں واقع ہے میلوں تک صحت افزا مقام کی طرح صاف اور خوشگوار ماحول ہے۔ چونکہ مسجد کے ساتھ ہی فرینکفورٹ کی پُرکشش سیرگاہ ہے اس لئے اس تثلیث کدہ میں یہ واحد مسجد سیر کرنے والوں اور سیاحوں کی توجہ کا مرکز بنی رہتی ہے۔

فرینکفورٹ میں حضور کی مصروفیات

فرینکفورٹ میں حضور کا وقت بہت ہی مصروف گزرا۔ قبل اس کے کہ حضور کی مصروفیات کا ذکر کیا جائے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حضور کا پیغام جو مکرم چوہدری محمد علی صاحب پرائیویٹ سیکرٹری نے ارسال کیا ہے درج کیا جائے۔ چوہدری صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں:۔

"حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا محبت بھرا سلام تمام احباب تک پہنچا دیں اور کہیں کہ اس سفر کیلئے جو خالصتاً اللہ تعالیٰ کی خاطر اور اس کے دین کی خدمت کے لئے اختیار کیا گیا ہے خصوصیت سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر جہت سے اسے بابرکت کرے اور یورپ کے رہنے والوں کو جو مادی تفوق اور ترقی کے باعث بے روح مشین بن کر رہ گئے ہیں انسانیت کی صحیح روح سے آشنا کرے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حلقہ بگوش غلام بنائے۔ آمین۔"

ملاقاتیں

آج (۹۔ جولائی) کا سارا دن حضور بے حد مصروف رہے۔ صبح ہی سے انفرادی ملاقاتیں شروع ہو گئیں اور ان ملنے والے احباب میں وہ عرب دوست بھی شامل تھے جو محض حضور کی زیارت سے مشرف ہونے کے لئے فرینکفورٹ پہنچے تھے۔ اٹلی کے ایک مخلص اور عالم دوست ڈاکٹر Stalo Chiusso جو یہاں کی ایک کمپنی کے ڈائریکٹر ہیں حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تین عالمانہ تصانیف حضور کی خدمت میں تحفۃً پیش کیں۔ یہ دوست جرمن۔ فرانسیسی۔ سپینی۔ انگریزی۔ اسپرانٹو۔ ڈینش اور اٹیلین زبانوں کے ماہر ہیں اور جس طرح انگریزی بولتے ہیں ویسی ہی مہارت دوسری زبانوں میں رکھتے ہیں۔ اس لئے امید ہے انشاء اللہ ان کا وجود سلسلہ اور اسلام کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگا۔ یہ آجکل اسپرانٹو میں قرآن کریم کا ترجمہ کر رہے ہیں۔ بیس پارے مکمل ہو چکے ہیں۔ یہ انشاء اللہ ایک کارنامہ ہوگا کیونکہ جیسا کہ انہوں نے بیان کیا ہے یہ خصوصیت صرف قرآن کریم کو حاصل ہوگی کہ اس بین الاقوامی زبان میں کلام اللہ کا ترجمہ ہو کیونکہ قرآن کریم ہی ایک بین الاقوامی آسمانی صحیفہ ہے۔

برازیل (جنوبی امریکہ) کے ایک زیرِ تبلیغ غیر از جماعت دوست حضور کی خدمت میں یہ عرض لے کر پہنچے کہ خدا کیلئے برازیل اور ارجنٹائن کے مسلمانوں کو تباہ ہونے سے بچائیے۔ وہاں کے مسلمان لڑکے عیسائی لڑکیوں سے اور مسلمان لڑکیاں عیسائی لڑکوں سے شادیاں کر رہے ہیں جس کی وجہ سے ڈر ہے کہ ایک نسل کے بعد ہی کہیں اسلام ختم نہ ہو جائے۔ نیز انہوں نے عرض کی کہ جماعتِ احمدیہ کی طرف سے قرآن کریم کی جو تفسیر شائع ہوئی ہے اس کا ملخص ایک جلد میں فوری شائع کیا جائے۔ نیورمبرگ سے مسٹر عمر ہوفر (جرمن احمدی مبلغ) مع اہلیہ حضور کے استقبال کے لئے فرینکفورٹ آئے تھے۔ آج شام اجازت لے کر واپس چلے گئے۔ یہ ملاقاتیں قریباً ڈیڑھ بجے ختم ہوئیں۔

بیعتیں

ملاقاتوں کے بعد تین بیعتیں ہوئیں ڈبلیو ہلز صاحب (W. Hilse) جن کا اسلامی نام حضور نے ناصر محمود رکھا ہے جرمنی کے رہنے والے ہیں۔ ان کے بعد ملک شاہ دین صاحب اور ان کی اہلیہ نے جو کہ جرمنی میں آباد ہیں بیعتیں کیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ جو جرمن دوست احمدی مسلمان ہوئے ان کو حضور نے یہ نصیحت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں پر دو قسم کے فرائض عائد فرمائے ہیں۔ ایک حقوق اللہ اور دوسرے حقوق العباد۔ ان کی تفصیل بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اسلام اس بات پر بہت زور دیتا ہے کہ بنی نوع انسان سے محبت کا سلوک کیا جائے۔ مثلاً اسلام کی یہ تعلیم ہے کہ کھانے کی چیزوں کو ضائع مت کرو۔ امریکہ امیر ملک ہے وہاں اس قدر کھانا ضائع ہوتا ہے کہ ایک امریکن نے لکھا ہے کہ اگر وہ کھانا ضائع ہونے سے بچا لیا جائے تو پورے جرمنی کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔ اسلام ضیاع کو منع کرتا ہے لیکن عیسائیوں کو کوئی سمجھانے والا نہیں کیونکہ عیسائیت نے ان کو منع نہیں کیا ۔۔۔ اور جہاں تک اللہ تعالیٰ کی محبت کا سوال ہے وہ سچے مسلمان پر اس قدر مہربان ہے کہ تصور بھی نہیں ہو سکتا۔ افریقہ میں جو مسلمان احمدی ہوئے ہیں ان کو ایسی سچی خوابیں دکھائی جاتی ہیں جن میں آئندہ کے متعلق خبریں ہوتی ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کا فضل اپنی روزانہ زندگیوں میں مشاہدہ کر رہے ہیں۔ مثلاً تنزانیہ میں ایک زمین کا ٹکڑا احمدیوں نے لیا تھا۔ محنت کر کے اس میں فصل بوئی مگر اس بارانی علاقہ میں بارش بند ہو گئی اور فصل تباہ ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ تب انہوں نے خود بھی دعا کی اور مجھے بھی لکھا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور صرف اسی علاقے میں بارش ہوئی جہاں ان کی زمین تھی باقی سارے علاقے میں قحط کی حالت رہی۔ جب فصل کاٹی گئی تو انہوں نے مکئی کا ایک بھٹہ مجھے بھی بذریعہ ہوائی جہاز بھجوایا۔ اس لئے آپ بھی دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ اس قدر فضل فرمائے گا کہ آپ کو سیر کر دیگا لیکن یہ بھی یاد رکھیں کہ بعض دفعہ اللہ تعالیٰ امتحان بھی لیتا ہے کہ بندہ میرے ساتھ کس طرح وفا کرتا ہے۔

استقبالیہ میں شرکت

ملاقاتوں کے بعد سہ پہر کو حضور کے اعزاز میں استقبالیہ دعوت منعقد ہوئی۔ جس میں معززین شہر، مقامی جماعت کے افراد، کچھ ایرانی مسلمان، نیورمبرگ اور دیگر جرمن جماعتوں کے نمائندے شامل ہوئے شہر کی انتظامیہ کے صدر جناب روڈلف ٹیفیں صاحب (Rudolf ...)، عدلیہ فرینکفورٹ کے نمائندے جسٹس جناب فریڈرش کارل (Friedrich Carl) اور ان کی اہلیہ۔ شہر کے نائب میئر۔ فرینکفورٹ یونیورسٹی کے معزز پروفیسر لی پال ویرٹیس (Lie Paul W...) شہر کی بلدیہ کے ڈائریکٹر ہینس ورنر شنائیڈر (Hans Werner Schneider) ادفن برگ کے کیتھولک پادری ڈاکٹر

فرٹز فائل (Dr. Finitz Pfeil) ایک پروٹسٹنٹ پادری کاریوانڈ کنبے (Rev. Kunbe) اور ان کے ایک دوست۔ اور ان کے علاوہ بہت سے جرمن عیسائی اور ایرانی مسلمان شامل ہوئے۔

اس استقبالیہ کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو ہمارے عرب بھائی السید ابراہیم صاحب نے کی جس کا جرمن ترجمہ مکرم فضل الٰہی صاحب انوری مبلغ فرینکفورٹ نے کیا۔ پھر حضور کی خدمت میں ایڈریس جرمن زبان میں پیش کیا گیا مکرم عبد اللطیف صاحب مبلغ ہمبرگ کے تعارفی کلمات کے بعد حضور نے اسلام، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام حاضرین تک پہنچایا اور فرمایا کہ فرینکفورٹ میں میری یہ آمد پہلی دفعہ نہیں بلکہ جب میں آکسفورڈ میں پڑھتا تھا اس وقت بھی یہاں آیا تھا اور اب جب مجھے دوبارہ موقع ملا ہے تو اس وقت کے بچے جوان ہو چکے ہیں۔ حضور نے اپنے خطاب میں ان کو بتایا کہ صرف اور صرف اسلام ہی کا خدا زندہ خدا ہے اور صرف محمد رسول اللہ اللہ تعالےٰ کے زندہ رسول ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام زندہ خدا کے مظہر اور زندہ نشان تھے اور میں ان کے نمائندے اور جانشین کی حیثیت سے دعوتِ مقابلہ دیتا ہوں کہ اگر کسی عیسائی کو بھی دعوےٰ ہے کہ اس کا خدا زندہ خدا ہے تو وہ میرے ساتھ قبولیتِ دعا میں مقابلہ کرے اور اگر وہ جیت جائے تو ایک گراں قدر انعام حاصل کرے۔

اس استقبالیہ کے بعد معززین شام تک ٹھہرے رہے اور حضور سے اسلام کے بارے میں مختلف سوالات پوچھتے رہے۔ اس موقع پر حاضرین کی تواضع بھی کی گئی۔

مقامی اخباروں میں حضور کی آمد کا ذکر

فرینکفورٹ میں حضور کی آمد کا ذکر مقامی اخباروں میں تصاویر کے ساتھ شائع ہوا۔ فرینکفورٹ کی اخبار نے اپنی اشاعت ۱۰ ؍ جولائی ۶۷ء میں حضور کی تصویر شائع کرتے ہوئے یہ تحریر کیا کہ

"تیس لاکھ احمدی افراد کے خلیفہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (عمر ۵۸ سال) ہفتہ کے روز فرینکفورٹ میں تشریف لائے۔ دریائے مائن پر واقع فرینکفورٹ شہر ان کے لئے اجنبی نہ تھا کیونکہ آپ اس سے قبل ۱۹۳۶ء میں یہاں آئے تھے جبکہ آپ انگلستان میں اپنی پولیٹیکل سائنس کی تعلیم مکمل کر رہے تھے۔ آپ سیکنڈے نیویا میں کوپن ہیگن کی پہلی مسجد کا افتتاح فرمائیں گے۔ اس موقع پر آپ یورپ کے دوسرے مشنوں کا بھی معائنہ کریں گے"۔

آگے چل کر یہ اخبار لکھتا ہے کہ:-

"احمدیہ جماعت افریقہ میں بہت کامیابی کے ساتھ تبلیغِ اسلام کے فریضہ میں مشغول ہے۔ اس جماعت نے گزشتہ دس سالوں میں وہاں متعدد مساجد، سکول اور ہسپتال قائم کئے ہیں"۔

فرینکفورٹ کے ایک اور اخبار فرینکفورٹر رُنڈشاؤ نے حضور کی تصویر کے ساتھ یہ نوٹ شائع کیا ہے:-

"جماعتِ احمدیہ کے خلیفہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کالی اچکن اور سفید پگڑی میں ملبوس بروز ہفتہ فرینکفورٹ کے ہوائی اڈہ پر اُترے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور جماعت کے تیسرے خلیفہ ہیں۔ آپ پہلے بھی جبکہ آپ آکسفورڈ میں پولیٹیکل سائنس کی تعلیم حاصل کر رہے تھے فرینکفورٹ تشریف لائے تھے۔ فرینکفورٹ میں جماعتِ احمدیہ کا ایک مشن ہی نہیں ہے بلکہ مسجد بھی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ تمام دنیا کے لوگوں کو اسلام کی سچائی سے روشناس کرایا جائے۔ انیسویں صدی کے آخر میں حضرت مرزا غلام احمد (علیہ السلام) جنہوں نے اس سلسلہ کی بنیاد رکھی نے خدائی الہامات کے ماتحت اپنے مسیح موعود اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور اپنے اس دعویٰ کی صداقت میں حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں اور دوسرے مذہبی رہنماؤں کے اقوال اور تصانیف کو پیش کیا۔ باوجود سخت مخالفت کے اب ساری دنیا میں اس سلسلہ کے ماننے والوں کی تعداد تیس لاکھ کے قریب ہو گئی ہے۔

حضرت مرزا ناصر احمد ۱۹۶۵ء میں خلیفہ منتخب ہوئے۔ انہوں نے آکسفورڈ یونیورسٹی کے علاوہ پنجاب یونیورسٹی میں بھی تعلیمی ڈگریاں حاصل کی ہیں۔ آپ ان چند ہستیوں میں سے ہیں جنہوں نے قرآن کریم کو حفظ کیا ہوا ہے۔ پاکستان میں ربوہ کا شہر اس سلسلہ کا مرکز ہے۔ وہاں سے ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ۶۶ مشنوں کو مبلغ بھیجے جاتے ہیں۔ آپ یورپ کے دوسرے مشنوں ڈین ہاگ، لندن، گلاسکو میڈرڈ۔ کوپن ہیگن۔ اوسلو اور سٹاک ہالم کا معائنہ کریں گے اور ۲۱ ؍ جولائی کو کوپن ہیگن میں مسجد کا افتتاح کریں گے"۔

اسی طرح فرینکفورٹ کے ایک اور روزنامہ اخبار فرینکفورٹر الگمائنے نے بھی حضور کی ہوائی اڈہ پر اترنے کی تصویر نوٹ کے ساتھ شائع کی ہے

ہماری دلی دعا ہے کہ ؎

ہر گام پہ ہمراہ رہے نصرتِ باری
ہر لمحہ و ہر آن خدا حافظ و ناصر

(باقی)

چندہ مساجد (از) احمدی خواتین

(حضرت سیّدہ اُمِّ متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

الحمد للہ ثم الحمد للہ ہفتہ زیرِ رپورٹ یعنی یکم جولائی تا ۸ ؍ جولائی چندہ مساجد کی مد میں مستورات کی طرف سے ایک ہزار سات سو ستانوے روپے کے وعدہ جات اور دو ہزار تین سو چونتیس روپے کی وصولی ہوئی ہے گویا اس مد میں اب تک وعدہ جات کی مقدار چار لاکھ انتالیس ہزار نو سو چوسٹھ روپے اور وصولی تین لاکھ اکاسی ہزار آٹھ سو چھتیس روپے ہوئی ہے۔

اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْہِ وَلَا خُلَّۃٌ وَّلَا شَفَاعَۃٌ وَالْکٰفِرُوْنَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔ کہ اے ایمان دارو! جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے اس دن کے آنے سے پہلے کہ جس میں نہ کسی قسم کی خرید و فروخت نہ دوستی اور نہ شفاعت کارگر ہوگی خدا کی راہ میں جو کچھ ہو سکے خرچ کر لو اور اس حکم کا انکار کرنے والے اپنے آپ پر ظلم کرنے والے ہیں۔

مال دولت زیور سب کچھ ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے عطا ہوا ہے اسکے دئے ہوئے مال میں سے اس کی خاطر اسی کا ہی گھر بنانے کے لئے خرچ کرنے میں آخر غور و فکر لیت و لعل کیوں مساجد کا قیام توحید کے قیام کے لئے بڑا ہی ضروری ہے تا ہر ملک اور ہر شہر میں ایک مرکز ایسا ہو جہاں سے ایک خدا کے نام کی منادی کی جا سکے۔

ہماری بہنوں نے اس سلسلہ میں بڑی قربانیاں کی ہیں لیکن ابھی تک جماعت کی سو فیصدی عورتیں اس تحریک میں شامل نہیں ہوئیں۔ پس عہدہ داران لجنہ کا فرض ہے کہ وہ اسی تحریک کو ہر احمدی عورت تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ جو کوئی نیک کام کرتا ہے اس کا ثواب تحریک کرنیوالے کو بھی ملتا ہے۔ پس صرف عہدہ داران کا ہی نہیں بلکہ ہر احمدی خاتون کا جسنے خود مساجد کے لئے چندہ دیا ہے یہ فرض ہے کہ وہ دوسری بہن کو جو اب تک اس مبارک تحریک میں شامل نہیں ہوئی تحریک کر کے شامل کرے۔ اس طرح اُسے اپنے چندہ کا بھی ثواب ہوگا اور جو اس کی تحریک کے نتیجہ میں دوسری بہن دے گی اس کا بھی۔

اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم پرچم توحید کو بلند تر رکھنے کے لئے دنیا کے چپہ چپہ پر مساجد تعمیر کروائیں جہاں سے پانچوں وقت اللہ اکبر کی صدا بلند ہوتی رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۲۱۔ جولائی بروز جمعہ کوپن ہیگن میں مسجد کا افتتاح فرما رہے ہیں۔ سب بہنیں دعا کریں اور کرتی رہیں کہ اللہ تعالےٰ ان کے سفر کو بہت مبارک فرمائے۔ جس للّٰہی مقصد کے لئے یہ سفر اختیار کیا گیا ہے اس میں کامیاب و کامران واپس آئیں۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

خاکسارہ

مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ایک یاد دہانی

انصار اللہ توجہ فرمائیں

گزشتہ ماہ مرکز کی طرف سے تمام دیہاتی مجالس کو یہ یاد دہانی بھجوائی جا چکی ہے کہ ایسی مجالس انصار اللہ کے عہدہ داران پوری توجہ اور پوری کوشش کے ساتھ زمیندار بھائیوں سے مجلس کے چندہ جات کی وصولی کریں۔ چندوں کی شرح بہت ہی قلیل ہے اور اس کی ادائیگی کسی پر دوبھر نہیں ہو سکتی۔ آپ لوگوں کی معمولی توجہ سے سارے سال کا چندہ اسی وقت وصول ہو سکتا ہے پس کوشش فرمائیے اور جس قدر رقوم وصول ہوں جلد مرکز میں بھجوائیے تاکہ مرکز کے کسی پروگرام میں رخنہ نہ پڑے۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ہماری رسمیں ہماری قاتل ہیں

(مسعود انور شفقی)

لوگ سمجھتے ہیں کہ حاتم مر چکا اور اس کے ساتھ ہی اس کی سخاوت بھی دفن ہو گئی لیکن حقیقت یہ ہے کہ جب تک دنیا قائم ہے نہ تو حاتم مر سکتا ہے اور نہ ہی سخاوت کو موت آ سکتی ہے۔ میں آج بھی زندہ ہوں۔ میری سخاوت آج بھی جاری ہے اگرچہ وہ مال و زر کی سخاوت نہیں ہے تاہم میری "باتیں" بہت بڑی سخاوت کا سبب بن رہی ہیں۔

حاتم جب یہاں تک کہہ چکا تو اس کی آواز بھرا گئی۔ لیکن اس نے اپنے جذبات پہ قابو پاتے ہوئے کہا کہ لوگو یہ مت سمجھو کہ دنیا سے میں سفر کر گیا ہے —— میں اب بھی زندہ ہوں اور میری روح آج بھی تمہاری اس ترقی پسند دنیا کی سیاحت کرتی رہتی ہے۔ کسی زمانے میں سات سوال میرے سپرد ہوئے تھے۔ ان سوالوں کو پورا کرنے کے لئے میں نے سر دھڑ کی بازی لگا دی تھی —— آخر میں نے وہ سات سوال کسی نہ کسی طرح پورے کر ہی دئے —— آج ہزار سال بعد جب کہ مجھے دوبارہ اس دنیا کی ...... سیاحت کا موقع ملا تو کئی سوالات پھر میرا انتظار کر رہے تھے ان میں دو سوال اب بھی میری جیب میں موجود ہیں۔

پہلا سوال ایک بیوہ اور معمر بڑھیا کا ہے۔

بڑھیا کہتی ہے کہ مجھے دنیا میں جینے کا حق کس طرح ملے گا۔ میری ایک نوجوان بیٹی ہے۔ میرے شوہر کو مرے ہوئے آٹھ سال گزر چکے ہیں۔ میں نے اس لڑکی کو بڑے ناز و نعم سے پالا ہے۔ کچھ تعلیم بھی دلائی ہے۔ اب میں اس کی شادی کے لئے متفکر ہوں۔ میں چاہتی ہوں کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے اس کے ہاتھ پیلے کر دوں۔ لیکن جس خاندان کے لڑکے سے میں اسے منسوب کرنا چاہتی ہوں وہ اتنے بڑے جہیز کا مطالبہ کر رہے ہیں کہ میں اگر تمام عمر بھی محنت مزدوری کرتی رہوں تو اسے پورا نہیں کر سکتی۔ میری لڑکی پڑھی لکھی ہے۔ میں نے اپنا پیٹ کاٹ کاٹ کر اسے تعلیم دلائی ہے۔ گھر بار کی سدھ بدھ رکھتی ہے۔ وہ قبول صورت بھی ہے۔ لیکن ہمارے پاس دولت نہیں۔ جب تک دولت نہیں ہو گی۔ میری بچی کی شادی ممکن نہیں ہو گی

بڑھیا پوچھتی ہے کہ معاشرے میں ہم جیسے غریبوں کو جینے کا حق کس طرح حاصل ہو گا۔ !!! —— کچھ سن لیا تم نے۔ بڑھیا بے چاری اپنی غربت کا شکوہ کر رہی ہے —— اس سوال کا جواب مجھے دینا ہے —— آپ صرف غور سے سنیں —— دوستو! یہ ایک ہی بڑھیا نہیں ہے بلکہ ایسی کئی دکھی ہستیاں اس معاشرے کے رسم و رواج کے ہاتھوں خون کے آنسو رو رہی ہیں —— بھلا سوچئے تو —— اس میں بڑھیا اور اس کی غریبی کا کیا گناہ؟ —— اس کی نوجوان بیٹی کا کیا قصور؟ —— اگر وہ "فرمائشی جہیز" کی متحمل نہیں ہو سکتیں تو کیا انہیں اپنی حسرتوں اور آرزوؤں کو اپنے ہاتھوں سے دفن کر دینا چاہیئے۔ یقیناً وہ ایسا ہی کریں گی۔ لیکن یہ سوچ سمجھئے کہ یہ ایک خاندان کی تباہی نہیں —— اس کا اثر کئی خاندانوں کو لے ڈوبے گا۔ کئی نادار مجبور بچیوں کی زندگیوں کا سودا کرے گا کتنی ہی معصوم اور خاموش جوانیوں کو گھٹ گھٹ کر مر جانے پر مجبور کرے گا۔

جہیز۔ ایک خوبصورت نام ضرور ہے دل میں پیوست ہو جانے والا نام —— لیکن —— جب یہ ایک رسم بن کر سامنے آتا ہے اور ایک کڑی شرط کی صورت اختیار کرتا ہے تو اس کے گھناؤنے اور ڈراؤنے چہرے سے خوف آتا ہے۔ جب اس نام پر ایک سنگین مطالبے کی مہر لگ جاتی ہے تو اس کا رنگ اس قاتل کا ہم رنگ ہو جاتا ہے۔ جس نے کئی بے گناہوں کے خون سے ہولی کھیلی ہو اور کتنی ہی نوخیز حسرتوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہو —— کم از کم میں اس بڑھیا کے اس سوال کا جواب دینے سے قاصر ہوں۔ اس کا جواب آپ کا معاشرہ دے گا۔ وہی معاشرہ جس کے ٹھیکیدار محض اپنی نام و نمود اور ظاہری نمائش کے لئے عوام کے نازک جذبات سے کھیلتے ہیں معاشرہ کیا ہے؟ —— آپ لوگوں کا بنایا ہوا ایک طرز زندگی ایک طریقہ زیست —— آپ ہی لوگ ..... اس کی خرابیوں کو دور کر سکتے ہیں آپ ہی مل بیٹھ کر ان کڑی شرائط کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔ یہ کام نہ تو حکومت کے بس کا روگ ہے اور نہ ہی مجھ جیسا کوئی حاتم ہی اس کا خاتمہ کر سکتا ہے —— ایک ایسی رسم جو معاشرے کے کمزور لوگوں کو قتل کر دینے کی قوت رکھتی ہے پوری قوم کے لئے مردود بنتی ہے اور ملکی ترقی میں بھی حائل ہوتی ہے اس کا قلع قمع کرنا ایک فرض کی حیثیت ہی تو رکھتا ہے —— آپ پوچھیں گے کہ اس کا ملک یا اس کی ترقی پر کیا اثر پڑ سکتا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جہیز یا اس میں ملتی جلتی دوسری رسموں پہ جی کھول کر فضول خرچی کی جاتی ہے یہ فضول خرچی اگرچہ انفرادی جیبوں پر بوجھ ڈالتی ہے لیکن اس کا مجموعی اثر براہ راست ملکی اور قومی تعمیری کاموں پہ پڑتا ہے۔ اگر نمائش پر خرچ ہونے والی یہ رقم بچا لی جائے تو یقیناً پھر انفرادی استعمال کے ساتھ ساتھ مجموعی طور پہ قومی استحکام کے لئے بھی کارآمد ثابت ہو گی۔ یہ ایک ایسی بات ہے جو محض ٹھنڈے دل سے غور کرنے کے بعد ہی سمجھ میں آ سکتی ہے۔ جذبات کی فراوانی یا ذاتی مسرتوں کے جوش میں دولت پانی کی طرح بہائی جا سکتی ہے لیکن سمجھنے کی بات یہ ہے حقیقتاً یہ دولت پانی بن کر قومی جسد کو کاٹنے کا سبب بنتی ہے۔ اے لوگو! میں آپ کے سامنے تقریر نہیں کرنی چاہتا۔ البتہ اپنے تجربات کا آئینہ ضرور دکھانا چاہتا ہوں۔ یہ دوسرا سوال بھی آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں

یہ سوال —— ایک بیوہ خاتون کا ہے جو اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتیں۔ خاتون کہتی ہیں کہ میری ایک جوان بیٹی ٹی بی کا شکار ہو گئی میں نے ہزار جتن کئے کہ وہ تندرست ہو جائے لیکن میری مالی حالت اس کی بیماری کے دوران کے اخراجات نہ برداشت کر سکی۔ بالآخر وہ مجھے داغ مفارقت دے گئی —— میں نے بمشکل قرض ادھار کر کے اسے آخری منزل تک پہنچایا —— مرحومہ کی تجہیز و تکفین کے بعد میری جیب میں صرف دس روپے کا ایک نوٹ رہ گیا۔ لیکن جب میں نے دیکھا کہ مجھے ستر اسی رشتہ داروں کے لئے روٹی کھانے کا انتظام کرنا ہے تو مجھے بچی کا غم بھول گیا اور مہمانوں کی خاطر و مدارت کے لئے سوچنا پڑا۔ یہ مہمان میری بچی کی موت کے سلسلے میں آئے ہوئے تھے۔ گھنٹوں خیالات میں مستغرق رہنے کے بعد مجھے مزید رقم قرض لینا پڑی اور میں نے بمشکل مہمانوں کے روٹی کھانے اور صبح کے ناشتے کا انتظام کیا —— اب ہمارے رسم و رواج کے مطابق چالیس دن تک رشتہ دار ادھر ادھر سے لوگ آتے رہیں گے اور چالیس دن تک برابر مجھے ان کی خاطر مدارت کے لئے تیار رہنا پڑے گا۔ اگر کسی روز بھی میں نے اپنی جانب سے کوتاہی کی تو تمام برادری میں میری ناک کٹ جائے گی اور میں کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہوں گی۔ ہر طرف سے پھبتیاں کسی جائیں گی اور انگلیاں اٹھیں گی۔ لوگ یہی کہیں گے کہ یہ کمبخت کم از کم چالیس دن تک بھی مہمانوں کی تاب نہ لا سکی اب چاہے میں زیور بیچوں یا گھر رہن رکھوں۔ مجھے اس خرچ کے لئے رقم کا بندوبست کرنا ہو گا لیکن افسوس تو یہ ہے کہ میرا نہ تو زیور ہے اور نہ ہی اپنا مکان۔ کرائے کے گھر میں رہتی ہوں اور محنت مزدوری کر کے پیٹ پالتی ہوں —— لوگ اچھی طرح میری حالت کو جانتے ہیں۔ سب کچھ دیکھتے ہیں۔ سب کچھ سنتے ہیں لیکن پھر بھی آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں۔ میں اپنے متعلق زیادہ متفکر نہیں ہوں میری تو کسی نہ کسی صورت گزر ہو ہی جائے گی۔ لیکن میری طرح اور کئی لوگ ہوں گے جو شرم و حیا اور ذاتی ناموس کے لئے قرض جیسی سنگین لعنت کو مجبوراً گلے لگا رہے ہوں گے۔ کیا اس معاشرے کے لوگوں کی آنکھیں نہیں ہیں۔ کیا وہ بہرے اور اندھے ہیں؟ کیا وہ ہم نچلے طبقے کے لوگوں کی مجبوریوں کو نہیں جانتے؟ اگر جانتے ہیں تو آخر دیدہ دلیری کیوں کرتے ہیں؟ کیا ان کے سینوں میں دل نہیں ہیں؟

لیجئے اس دوسرے سوال کی اہمیت کا بھی جائزہ لیجئے —— بھلا ایک پرانے زمانے کا سیدھا سادہ حاتم اس پیچیدہ سوال کا کیا جواب دے گا۔ یہ سوال تو اس وقت کے حاکموں کے لئے ہے —— ان حاکموں کے لئے جنہیں خدا نے ہر قسم کی دولت اور خوشی دے رکھی ہے۔ اور جن کے بنائے ہوئے رسومات سارے معاشرے پر مسلط ہیں —— اس سلسلے میں مجھے یہ کہنا ہے کہ اگر اتنی دردناک داستان سن لینے کے بعد بھی کسی کا دل نہیں پسیجتا تو وہ انسان کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔ اگر معاشرے میں اس قسم کے مجبور لوگوں کی آواز معاشرہ سازوں کے کانوں تک نہیں پہنچ سکتی تو عجیب ہے —— ہمارے وقتوں میں معاشرے کا یہ رنگ نہیں تھا۔ لوگ سیدھے سادے تھے۔ کسی کو کسی پہ ناجائز بوجھ ڈالنے کی قدرت نہیں تھی۔ آج کے ترقی پسند زمانے میں ایسی ایسی بدعتیں سر اٹھا رہی ہیں کہ کلیجہ منہ کو آنے لگتا ہے

جس گھر میں موت ہو جائے وہاں کھانا پینا یا مہمان داری کرنا یوں بھی معیوب سی بات ہے۔ لیکن ملک کے بعض حصوں میں یہ بدعات ابھی تک موجود ہیں اور

تحریک جدید میں شمولیت اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کا ذریعہ ہے

تحریک جدید کے بارے میں سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے ایک موقعہ پر فرمایا:۔

"یاد رکھو ایک بہت بڑا کام ہے جو ہمارے سامنے ہے بہت بڑی مشکلات ہیں جنہیں میں اپنے سامنے دیکھتا ہوں ایک عظیم الشان جنگ ہے جو شیطان سے لڑی جانے والی ہے۔ جو لوگ اس میں حصہ لیں گے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کریں گے۔ جو لوگ حصہ نہیں لیں گے وہ اپنے اعراض سے خدا تعالیٰ کے کام کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے کیونکہ یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور اس نے بہر حال ہو کر رہنا ہے سے

"قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا"

حضور رضی اللہ عنہ کے ان ارشادات کے پیش نظر جماعت کے سب چھوٹے بڑے مرد و زن اپنا محاسبہ کریں۔ کہ وہ تحریک جدید میں اپنی حیثیت کے مطابق حصہ لے رہے ہیں یا نہیں

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ادائیگی زکوٰۃ اور امرائے اضلاع

مجلس شوریٰ ۱۹۶۲ء کی شوریٰ کمیٹی نے سفارش کی تھی کہ صاحب نصاب احباب کو امرائے جماعت کے ذریعہ ترغیب و تحریص دلائی جائے کہ وہ فریضہ زکوٰۃ کی ادائیگی میں کما حقہ توجہ دیں۔ اس میں شک نہیں کہ جماعت کے بہت سے صاحب نصاب احباب فکر اور توجہ سے زکوٰۃ ادا کرتے ہیں لیکن بعض احباب جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے وہ شاید اس مسئلہ کی لاعلمی کی وجہ سے یا عدم توجہ کی وجہ سے وہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتے حالانکہ ادائیگی زکوٰۃ ارکان اسلام میں ایک اہم رکن ہے قرآن پاک میں اقیموا الصلوٰۃ اور اٰتوا الزکوٰۃ کا حکم بار بار دیا گیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کی ادائیگی کی بہت تاکید فرمائی ہے۔

پس امرائے ضلع و عہدیداران مال کی خدمت میں درخواست ہے کہ ایسے احباب جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے انہیں اس کی فرضیت اور ادائیگی کی طرف بطور خاص توجہ دلائیں

(ناظر بیت المال)

لطف کی بات یہ ہے کہ غریب لوگوں میں اس بدعت کا زیادہ رواج ہے۔

کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ لوگ ابھی تک پتھر کے زمانے کی روایتوں کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔ یہ رسم و رواج انہیں گھن کی طرح کھائے جا رہے ہیں۔ ان کے حال اور مستقبل کو تباہ کر رہے ہیں لیکن پھر بھی وہ خواب خرگوش میں محو ہیں۔ یہ محض رسم و رواج ہی نہیں، بلکہ انہیں اسراف پر محمول کرنا چاہیے۔ اسراف ہماری قومی زندگی کے لئے۔ ایک ناسور کا درجہ رکھتا ہے۔ فضول خرچی خوشی کے موقع پر ہو یا مرنے کے موقع پر دونوں حالتوں میں قومی استحکام کو متاثر کرتی ہے — ہمارے معاشرے میں یہ بدعتیں اس قدر رچ گئی ہیں کہ ہم انہیں اپنی عزت اپنا ناموس اور اپنے وقار کا مسئلہ بنائے بیٹھے ہیں۔ اگر ذرا ٹھنڈے دل سے غور کیا جائے تو ان بدعتوں کے بغیر بھی کام چل سکتا ہے

اگر تمام معاشرے سے رسم و رواج کی پرانی جڑیں کاٹ کر پھینک دی جائیں تو سب کے لئے معاشرے میں ایک ہی صورت بن جائے گی۔ کوئی بھی فضول خرچی نہیں کرے گا۔ اور کسی کو اسراف سے لگاؤ نہیں رہے گا۔ تمام لوگ ایک ہی سطح پر آ جائیں گے اور اس طرح کسی کے لئے رسم و رواج کی پابندی وقار کا مسئلہ نہیں بن سکے گی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ علاقہ وار اصلاحی کمیٹیاں عمل میں لائی جائیں۔ جن کے ذمے یہ کام سپرد کیا جائے کہ وہ ان بے فائدہ رسوم کی بیخ کنی کی کوشش کریں۔ اور جو لوگ ان رسومات کی وجہ سے ان کا شکار ہونے سے باز نہ آئیں ان پر اخلاقی مذہبی اور ذاتی دباؤ ڈال کر انہیں ان بدعتوں سے باز رکھیں جب تک معاشرے کے لوگ خود ان ضرورتوں کو محسوس نہیں کریں گے ان بدعتوں کو نہ تو حکومت ختم کر سکتی ہے اور

پہلی سالانہ ترقی خانہ خدا کے لئے

جن مخلصین نے پہلی سالانہ ترقی ملنے پر تعمیر مساجد ممالک بیرون کے صدقہ جاریہ میں حصہ لیا ہے۔ ان کی ایک تازہ فہرست معہ ان کی قربانیوں کے حسب ذیل ہے۔ جَزَاھُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ دیگر ملازمین بھی اپنے آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد مبارک پر اپنی سالانہ ترقی خانہ خدا تعالیٰ کی تعمیر کے لئے تحریک جدید کو ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

۱۔ مکرم جناب محمد احمد صاحب کینال پارک لاہور ۵۰ — ۲۳

۲۔ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ — ۲۰

۳۔ ” چوہدری سلطان احمد صاحب بسرا دفتر امانت تحریک جدید ... — ۵

۴۔ ” جناب رفیق احمد صاحب انجینئر نیلا گنبد لاہور ... — ۵۰

۵۔ ” جناب عبد المنان صاحب چارج مین ڈاکیارڈ ... — ۳۰

۶۔ ” چوہدری عبد المومن خان صاحب کارکن نظارت زراعت ربوہ ۴۰ — ۵

۷۔ ” چوہدری محمد الدین صاحب کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ .. — ۷

۸۔ ” چوہدری محمد یوسف صاحب کارکن دفتر الفضل ربوہ ۴ — ۵

۹۔ ” چوہدری محمد اصغر صاحب کارکن انجمن احمدیہ ربوہ ... — ۴

۱۰۔ مکرم پروفیسر بشارت الرحمان صاحب ایم اے تعلیم الاسلام کالج ربوہ .. — ۳۰ ..

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

مکرم سید حفیظ احمد صاحب ولد سید محمد حسین وصیت نمبر ۱۶۵۹۶ نے مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۶۲ء کو ۷۴/۴ عزیز آباد کراچی نمبر ۱۹ سے وصیت کی تھی۔ اس کے بعد یہ کچھ عرصہ منگلا ڈیم اور سرگودھا میں مقیم رہے۔ اب پتہ نہیں کہ یہ صاحب کہاں ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو یا موصی یہ اعلان خود پڑھیں تو براہ مہربانی دفتر نظارت بہشتی مقبرہ کو مکمل پتہ سے اطلاع دیں تاکہ دفتر ان سے ضروری خط و کتابت کر سکے

(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو مورخہ ۲۲ جون ۱۹۶۲ء بروز جمعۃ المبارک لڑکی عطا فرمائی ہے۔

احباب جماعت اور صحابہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ کریم نومولودہ کو خادم دین بنائے اور عمر دراز عطا فرمائے اور خاندان کے لئے برکت اور رحمت کا موجب ہو۔

عبد الرشید رازی مبلغ انچارج
مبلغ ہائے احمدیہ یونائیٹڈ اسٹیٹس

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجیے۔

نہ صرف انفرادی طور پر ان کا خاتمہ عمل میں لایا جا سکتا ہے۔

اعلان

ضلع بہاولپور کی تمام مجالس کے قائدین کے لئے تحریر ہے کہ مورخہ ۲۲/۷ کو بعد نماز جمعہ بہاولپور میں قائدین کا اجلاس ہوگا جس میں ہر مجلس کے قائد کی حاضری ضروری ہے اگر کسی وجہ سے قائد نہ آسکے تو بہر حال اپنا نمائندہ بھیجیں۔

رانا مبارک احمد
قائد ضلع بہاولپور

درخواست دعا

میرا بھائی ممنون سرور آنکھوں کے دکھنے اور پھوڑے پھنسی نکلنے نیز درد سے پیٹ میں تکلیف اور بخار کی وجہ سے بیمار ہے احباب جماعت سے اس کی کامل صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(شاکرہ درداں دارالیمن ربوہ)

70

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

چین کے خلاف مشترکہ فوجی کارروائی

راولپنڈی۔ ۱۷ر جولائی۔ چین نے الزام لگایا ہے کہ بھارت اپنے بعض ہمسایہ ممالک سے چین کے خلاف فوجی معاہدہ کرنے کی سازش میں مصروف ہے۔ نیو چائنا نیوز ایجنسی نے اس سلسلہ میں بھارتی وزیر خارجہ مسٹر چھاگلہ کی ایک تقریر کا حوالہ دیا جس میں انہوں نے برما، نیپال اور سیلون سے اتحاد کا ذکر کیا تھا۔

بھارتی وزیر خارجہ سے پارلیمنٹ کے ارکان نے پوچھا تھا کہ آیا بھارت چین کے خلاف اپنے ہمسایہ ممالک کے ساتھ فوجی معاہدہ کے امکانات پر غور کر رہا ہے یا نہیں۔ مسٹر چھاگلہ نے جواب دیا تھا کہ بھارت چین سے نبٹنے کے لئے برما۔ نیپال اور سیلون سے ایک اتحاد کانفرنس بلانے کی بات چیت کر رہا ہے۔ نیو چائنا نیوز ایجنسی کے مطابق اس اتحاد کا مقصد چین کے خلاف مشترکہ فوجی کارروائی کی سازش کے سوا کچھ نہیں۔

عرب ممالک سلامتی کونسل سے رجوع کریں گے

نیویارک ۱۷ر جولائی۔ اسرائیل میں بیت المقدس کے انضمام کے بارے میں پاکستان کی نئی قرارداد پر اگر پندرہ دن کے اندر اندر عمل درآمد نہ کیا گیا تو عرب ممالک اور ان کے حامی یہ مسئلہ سلامتی کونسل میں پیش کرنے کی تیاریاں شروع کر دیں گے۔

دریں اثنا پاکستان کی قرارداد کے بارے میں امریکی رویہ کی وضاحت کرتے ہوئے اقوام متحدہ میں امریکی مندوب نے اخبار نویسوں کو بتایا ہے کہ امریکہ بیت المقدس کے مستقبل کو مشرق وسطیٰ کے سوال کا جزو سمجھتا ہے انہوں نے کہا کہ امریکہ اسرائیل میں بیت المقدس کے انضمام کے خلاف ہے۔ اور اب تک اس سلسلہ میں اسرائیل نے جو کارروائی کی ہے اسے عارضی سمجھتا ہے۔

مصر کے ۴۴ شہری ہلاک

قاہرہ ۱۷ر جولائی۔ مصر کے نیم سرکاری اخبار الاہرام نے بتایا ہے کہ گزشتہ دو دنوں کی جنگ میں مصر کے ۴۴ شہری ہلاک ہوئے ہیں۔ اخبار نے سرکاری ذرائع کے حوالے سے بتایا ہے کہ کل ۱۳۳ افراد زخمی ہوئے۔

مسجد اقصیٰ میں نمازیوں کا داخلہ ممنوع

لندن ۱۷ر جولائی۔ بیت المقدس کے مقبوضہ علاقے میں پوری عرب آبادی کو بھوک و پیاس سے تڑپا تڑپا کر ہلاک کرنے کے لئے اسرائیلی۔ صیہونی حکمران ٹولی نے اپنے خطرناک منصوبہ پر عملدرآمد شروع کر دیا ہے۔ سعودی عرب ریڈیو نے کل رات اپنے نشریہ میں بتایا کہ مسجد اقصیٰ میں نہ صرف نماز پڑھنے بلکہ اس میں داخل ہونے پر بھی پابندی لگا دی گئی ہے اس طرح مسجد اقصیٰ میں داخل ہونے کی کوشش کرنے والے اٹھارہ سو مسلمانوں کو اب تک گرفتار کر کے بیگار کیمپوں کو روانہ کر دیا گیا ہے۔ سعودی عرب ریڈیو نے کہا کہ اسرائیلی حکمرانوں نے مقبوضہ علاقے میں اناج اور کھانے پینے کی تمام چیزوں کو اپنی تحویل میں لے لیا ہے۔ اس طرح راشن صرف انہی کو دیا جا رہا ہے جو اسرائیل کے غاصب حکمرانوں کو اپنی وفاداری کا ثبوت فراہم کرتے ہیں۔ ریڈیو نے کہا کہ دریائے اردن کے مشرقی کنارے پر ڈھائی لاکھ مسلمانوں کی بستیوں کو لوٹ کر جلا دیا گیا۔ اور اب تک ہزاروں مسلمانوں کو تحریک آزادیٔ فلسطین کے رضاکار ہونے کے شبہ میں گرفتار کر کے نامعلوم مقامات پر پہنچا دیا گیا ہے۔

امریکی وزیر خارجہ سے ملاقات

واشنگٹن ۱۷ر جولائی۔ اسرائیل کے وزیر خارجہ ابا ایبان نے کل رات امریکی وزیر خارجہ ڈین رسک سے ملاقات کی اور مشرق وسطیٰ کی صورت حال پر تبادلۂ خیال کیا۔ باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ دونوں وزرائے خارجہ کی اس ملاقات میں مشرق وسطیٰ میں دوبارہ امن قائم کرنے کے بارہ میں بات چیت کی۔ ان ذرائع نے بتایا کہ امریکی وزیر خارجہ نے اپنے اس عزم کا پھر اعادہ کیا کہ امریکہ بیت المقدس کو اسرائیل میں ضم کرنے کے اقدام کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتا اور اسرائیل نے جو انتظامی اقدام کئے ہیں ان کی مذمت کرتا ہے۔

مغربی پاکستان میں دریاؤں کی صورتحال

لاہور ۱۷ر جولائی۔ سرکاری اطلاع کے مطابق مغربی پاکستان میں دریائے سندھ اور سوات کے علاوہ تمام دریا حسب معمول بہہ رہے ہیں۔

دریائے سندھ میں منگھوپیر کے مقام پر پانی چڑھ رہا ہے۔ کالا باغ کے مقام پر معمولی سیلاب ہے۔ مٹھن کوٹ کے مقام پر درمیانے درجے کا سیلاب موجود ہے۔

بدھ کو گوشت کا ناغہ نہیں ہوگا۔

لاہور ۱۷ر جولائی۔ گورنر مغربی پاکستان نے حکم جاری کیا ہے کہ لاہور میں بدھ ۱۹ر جولائی کو گوشت کا ناغہ نہیں ہوگا۔ یہ فیصلہ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے سالانہ عرس کے انعقاد کے پیش نظر کیا گیا ہے۔

ٹنڈر نوٹس

۱۔ چیف انجینئر / سروے اینڈ کنسٹرکشن۔ پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور کو حسب ذیل کام کے لئے ٹھیکیداروں سے برائے لیبر اینڈ میٹریل ریٹس تجویزہ فارموں پر سر بمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ جو ۲۲ر اگست ۱۹۶۷ء کو ۱۱ بجے دن تک وصول کئے جائیں گے۔ یہ ٹنڈر اسی دن ساڑھے گیارہ بجے دن حاضر آمدہ ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

کام کی تفصیلات	تخمیناً لاگت	مدت تکمیل
کوٹ ادو / C / بہ E x کے سیکشن میں ایمبینکمنٹ اور پروٹیکشن بندز وغیرہ کے حسب ذیل حصوں میں پچنگ سٹون کی فراہمی۔		۶ ماہ
ا۔ ندون بی۔ ۲ میں بینک رچینج ۸۵۵۰ تا ۹۲۰۰۰	۳,۰۰,۰۰۰ مکعب فٹ	
ii ندون سی اور ڈی میں بینک (میل ۱۷۵ تا ۱۸۰/۲۱)	۲۳۰,۸۱,۷۰۰ مکعب فٹ	
iii پروٹیکشن بندز وسلٹ ایجیکٹر ریچ ۸۳۷ بمقام میل ۲۵ و ۲۶	۲۲,۰۰۰ مکعب فٹ	
iv ندون ڈی میں چینیج ۹۵۰ و ۹۶ تا ۲۵۰ و ۶۷ کے درمیان دو عدد سپرز	۴,۶۰۰ مکعب فٹ	
میزان تخمینی مقدار	۲۶۰,۰۵,۳۰۰ مکعب فٹ	

نوٹ ۱۔ کوئی لیڈ اور لفٹ نہیں دی جائے گی۔

۲۔ کامیاب ٹنڈر دہندہ کو ایکسین ای این / سی / کوٹ ادو کی ہدایات کے مطابق ان میلوں اور چینیج کے درمیان کسی بھی مقام پر پچنگ سٹون فراہم کرنا ہوگا۔

۲۔ ٹنڈر دہندگان کو ان کے ٹنڈر میں درج شدہ ٹھیکہ کی لاگت کے ۲ فیصد کے برابر کی رقم نزدیکی سٹیٹ بنک سے روپوں میں بطور زرضمانت جمع کرانا ہوگی۔

۳۔ ٹنڈر کے دستاویزات چیف انجینئر / سروے و کنسٹرکشن پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور یا ایگزیکٹو انجینئرز (ریلوے کنسٹرکشن) کوٹ ادو اور ڈیرہ غازی خان کے دفتر سے ۲/ روپے نقد ناقابل واپسی ادائیگی پر کسی بھی کام کے دن ۹ بجے صبح سے ۱ بجے دن تک ۲۱ر اگست ۱۹۶۷ء تک حاصل کی جا سکتی ہیں۔

۴۔ ٹنڈر کی شرائط اور تخمینہ چیف انجینئر / سروے اینڈ کنسٹرکشن پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور اور دیگر ایگزیکٹو انجینئرز / ریلوے کنسٹرکشن کوٹ ادو کے دفتر میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

۵۔ ٹنڈروں کی فروخت پاکستان ویسٹرن ریلوے کے منظور شدہ ٹھیکیداران کے لئے کھلی ہوگی۔ دیگر ٹھیکیداران جو پاکستان ویسٹرن ریلوے کی منظور شدہ فہرست میں شامل نہیں بھی ٹنڈر دے سکتے ہیں مگر ایسے ٹھیکیداران کو ٹنڈروں کی فروخت کے وقت اپنے تجربہ اور انہوں نے جو کام کئے ان کی نوعیت۔ مالی حیثیت اور مذکورہ بالا کام کرنے کی استعداد کی مصدقہ دستاویزات اور سرٹیفکیٹس پیش کرنا ہوں گے۔

۶۔ ٹھیکیداران ٹنڈر دینے سے قبل موقع کا معائنہ کر کے کام کی نوعیت کے بارہ میں اپنی تسلی کر لیں۔

۷۔ ریلوے انتظامیہ بغیر کوئی وجہ بتائے کسی بھی ٹنڈر کو منظور کرنے یا کسی یا تمام ٹنڈروں کو مسترد کرنے کے حقوق محفوظ رکھتی ہے۔

1870 (7) ہمہ ہمہ

دُعائے مغفرت!

مورخہ ۱۱ر جولائی کو مکرم میاں دین محمد صاحب بالکھانوالہ ڈاکخانہ خاص براستہ بدو ملہی ضلع سیالکوٹ بقضائے الٰہی ۷۶ سال کی عمر میں وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبدالمالک معاون معتمد مجلس خدام الاحمدیہ گنج مغل پورہ لاہور)

۲۔ میری اہلیہ غلام جنت وفات پا گئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ چونکہ مقامی جماعت احمدیہ تعداد کے لحاظ سے بہت چھوٹی ہے لہذا احباب جنازہ غائب پڑھ کر مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(ملک عمر حیات ساکن احمد آباد جنجیل سیکرٹری مال تحصیل خوشاب ڈاکخانہ چوڑہ کلاں براستہ گردٹ ضلع سرگودھا۔)

جو بدی دماغ میں آتی ہے لیکن انسان اس پر عمل نہیں کرتا وہ بدی شمار نہیں کی جاتی

بلکہ اُس کا عمل نہ کرنا اس کے نامۂ اعمال میں ایک نیکی کی صورت میں لکھا جاتا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ النّور کی آیت ۲۶ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اُس دن کو یاد کرو جب ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کے خلاف گواہی دیں گے اور اللہ تعالیٰ اُن کے اعمال کے مطابق ان کو جزا دے گا اور اللہ تعالیٰ کی بات ہی آخر پوری ہو کر رہا کرتی ہے۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ جو شخص انسانوں پر الزام لگاتا ہے وہ آخر خدا تعالیٰ پر بھی الزام لگانا شروع کر دیتا ہے۔ کیونکہ اس میں الزام لگانے کی عادت بڑھتی چلی جاتی ہے۔ فرماتا ہے ایسے لوگ جو انسانوں پر الزام لگاتے ہیں کسی دن خدا تعالیٰ پر بھی الزام لگانا شروع کر دیں گے اور قیامت کے دن اُن کے اعضاء ان کے خلاف گواہی دیں گے اور بتائیں گے کہ دنیا میں یہ لوگ خدا تعالیٰ کے متعلق کیا کیا بدظنیاں کرتے رہے ہیں اور انسانوں کے متعلق کیا کیا بدظنیاں کرتے رہے ہیں۔ گویا اس دن مجرموں پر ان کے اعمال کی حقیقت ظاہر کرنے کے لئے الٰہی ریکارڈنگ مشین کی سوئی ان کی زبان پر رکھ دی جائے گی اور زبان بولنا شروع کر دے گی کہ حضور فلاں دن اس نے خدا کو گالی دی تھی۔ فلاں دن اس نے نبیوں کو گالی دی۔ فلاں دن اس نے اپنے ہمسائے کو گالی دی تھی۔ فلاں دن اس نے اپنی بیوی کو گالی دی۔ فلاں دن اس نے حرام کا مال چکھا اور فلاں دن اس نے یہ الزام لگایا۔ غرض یہ سارے کا سارا ریکارڈ زبان بیان کرنا شروع کر دے گی۔ پھر ہاتھوں پر سوئی رکھی جائے گی تو ہاتھ بولنا شروع کر دیں گے کہ فلاں دن اس نے فلاں کو مارا اور فلاں دن اس نے ان کا یوں مال اٹھایا۔ پھر پاؤں بیان کرنا شروع کر دیں گے کہ فلاں رات کو فلاں کے گھر سیندھ لگانے کے لئے یا فلاں کا مال اٹھانے کے لئے یا اس کو قتل کرنے کیلئے یا اور کوئی نقصان پہنچانے کے لئے یہ شخص گیا۔ غرض کانوں آنکھوں اور چمڑوں کے علاوہ زبانیں بھی اور ہاتھ بھی اور پاؤں بھی اپنے اپنے حصہ کے ریکارڈ سنائیں گے اور ظاہر ہے کہ اس کے بعد انکار کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی کیونکہ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے۔ جب اپنے ہاتھ گواہی دے رہے ہوں کہ ہم نے یہ کچھ کیا تھا اپنی زبان گواہی دے رہی ہو کہ میں نے یہ کچھ کیا تھا [illegible] کو کس طرح کہہ سکیں گے کہ یہ جھوٹ بول رہے ہیں۔ ممکن ہے کوئی شخص کہہ دے کہ یہاں دماغ کا کیوں ذکر نہیں کیا گیا حالانکہ تمام گناہوں کی ابتداء دماغ سے ہی ہوتی ہے اور ہاتھ پاؤں تو ثانوی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور پھر بسا اوقات دماغی گناہ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے کرنے کا ہاتھ پاؤں کو موقعہ نہیں ملتا۔ اس کے متعلق یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلامی شریعت میں یہ قانون ہے کہ جو چیز دماغ میں آتی ہے لیکن اس پر عمل نہیں کیا جاتا وہ بدی شمار نہیں کی جاتی بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی بدی کا خیال کرتا ہے لیکن اس پر عمل نہیں کرتا تو اس کے نامۂ اعمال میں وہ ایک نیکی کی صورت میں لکھی جاتی ہے۔ پس دماغ کو اس لئے شامل نہیں کیا گیا کہ اگر تو ہاتھ دماغ کے مطابق عمل کر چکے ہیں تو ہاتھ کی بات بیان ہو چکی اور اگر زبان دماغ کے مطابق عمل کر چکی ہے تو زبان کی بات بیان ہو گی۔ اگر دماغ نے یہ کہا تھا کہ چوری کرو تو پیروں نے بتا دیا کہ فلاں گھر میں چوری کرنے کے لئے گئے تھے لیکن اگر دماغ میں ایک بات آئی اور ہاتھ پاؤں سے اس نے عمل نہیں کروایا تو پھر اسلامی اصول کے ماتحت اس کے نام ایک نیکی لکھی جائے گی کیونکہ ہاتھ پیر جو دماغ کے تابع تھے ان کا دماغ کے حکم پر عمل نہ کرنا بتاتا ہے کہ دماغ نے اپنی رائے بدل لی تھی پس رائے بدلنے کی وجہ سے وہ نیکی کا مرتکب ہوگا بدی کا نہیں۔ اور چونکہ وہ نیکی لکھی گئی ہے اس لئے اس کو شرمندگی دلانے والی بات نہ تھی اسے بیان نہیں کیا گیا۔"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ دوم صفحہ ۳۸۸، ۳۸۹)

جنرل اسمبلی کا ہنگامی اجلاس آئندہ جمعرات کو ختم ہو جائیگا

مشرق وسطی کے متعلق مصالحتی فارمولا تلاش کرنے کی سرتوڑ کوشش

نیویارک ۱۸ جولائی۔ اگر آئندہ جمعرات تک (۲۰ جولائی) تک مشرق وسطی کی موجودہ صورتحال کا حل تلاش کرنے میں کامیابی نہ ہوئی اور کسی مصالحتی فارمولا پر اتفاق رائے نہ ہوا تو جنرل اسمبلی کا موجودہ ہنگامی اجلاس ملتوی کر دیا جائے گا۔ کل جب اسمبلی کا اجلاس پھر شروع ہوا تو اسمبلی کے صدر جناب عبدالرحمن پژواک (جو افغانستان سے تعلق رکھتے ہیں) نے اعلان کیا کہ جنرل اسمبلی کے اجلاس کو غیر معینہ مدت تک جاری نہیں رکھا جاسکتا۔ مشرق وسطی کی صورت حال کے متعلق آئندہ جمعرات تک کسی نہ کسی فیصلہ پر اتفاق رائے ہو جانا چاہیئے۔ اگر اس وقت تک کوئی مصالحتی فارمولا تلاش نہ کیا جاسکے اور کوئی متفقہ قرار داد پیش کرنے کی راہ ہموار نہ ہو سکی تو پھر اجلاس کو ختم کرنا پڑے گا۔

معلوم ہوا ہے کہ ایک گروپ اس بات کا حامی ہے کہ اسرائیلی فوجوں کو عربوں کے علاقے غیر مشروط طور پر فوراً خالی کر دینے چاہئیں۔ دوسرے گروپ کا نقطہ نظر یہ ہے کہ فوجوں کی واپسی کے ساتھ ساتھ عربوں کو بھی بعض اقدامات کرنے پر آمادہ ہونا چاہیئے بہرحال ان دونوں گروپوں میں مصالحت کرانے کی سرتوڑ کوشش کی جارہی ہے۔ کوشش یہ ہے کہ دونوں گروپ ایک دوسرے کے قریب آکر کسی ایک قرار داد پر متفق ہو جائیں۔

صدر بومدین اور صدر عارف ماسکو پہنچ گئے

ماسکو ۱۸ جولائی۔ الجزائر کے صدر جناب بومدین اور عراق کے صدر عارف اچانک قاہرہ سے ماسکو پہنچ گئے ہیں وہ روسی حکام سے اہم مذاکرات کریں گے۔ قاہرہ میں پانچ عرب ملکوں کے سربراہوں کی سہ روزہ ملاقات کے بعد یہ دونوں ماسکو گئے ہیں۔

روس کا ایک اور جنگی جہاز مصر پہنچ گیا

قاہرہ ۱۸ جولائی۔ روس کا ایک اور جنگی جہاز پورٹ سعید پہنچ گیا ہے جہاں ۸ روسی جہازوں کا بیڑہ پہلے ہی لنگر انداز ہے۔ اس کے علاوہ چار روسی جہاز اسکندریہ میں موجود ہیں۔

اقوام متحدہ کے مبصروں کے ساتھ تفصیلات طے ہو گئیں

قاہرہ ۱۸ جولائی۔ نہر سویز کے علاقہ میں اقوام متحدہ کے مبصروں کے کام کے متعلق حکومت مصر کے ساتھ تفصیلات طے ہو گئی ہیں۔ اب تک ۸ مبصر اس علاقہ میں متعین کئے جا چکے ہیں ان میں سے چار کو نہر کے مغربی کنارے پر اور چار کو مشرقی کنارے پر تعینات کیا گیا ہے۔ امید ہے عنقریب وہاں چند اور مبصر بھی پہنچ جائیں گے۔

دعائے مغفرت!

مورخہ ۲۱ جون ۱۹۶۷ء کو ساڑھے تین بجے صبح میرے برادر اکبر مکرم میجر بشیر احمد خان صاحب کے فرزند عزیز سعید احمد خان کا لاہور میں انتقال ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ جیسے عزیز مرحوم کا نام سعید تھا ویسے ہی شکل سے بھی سعادت ٹپکتی تھی۔ میری درخواست پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے ۱۴ جولائی ۱۹۶۷ء بعد جمعہ ربوہ میں نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ عزیز سعید احمد مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ہم متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

(محمد ابراہیم خان خلف حضرت محمد خان صاحب رضی اللہ عنہ کپورتھلوی۔ دار الرحمت وسطی ربوہ)

سید سعید احمد صاحب انسپکٹر بیت المال مشرقی پاکستان۔ متوجہ ہوں!

سید سعید احمد صاحب انسپکٹر بیت المال جس جگہ بھی ہوں وہ فوری طور پر چٹاگانگ پہنچ جائیں۔ کام کے متعلق ہدایات معرفت صدر جماعت چٹاگانگ بھجوا دی گئی ہیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲